سرکاری رپورٹ

اکیسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 27 اکتوبر 2005 بمطابق 23 رمضان المبارک 1426 ہجری بروز جمعرات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	۱
۲	وقفہ سوالات۔	۱
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۸
۴	مشترکہ تحریک استحقاق نمبر 4 منجانب محترمہ روبینہ عرفان۔	۱۴
۵	مشترکہ تحریک التوا نمبر 8 منجانب جان محمد بلیدی رحمت علی بلوچ اور ڈاکٹر شمع اسحاق۔	۲۱
۶	قرارداد نمبر 134 منجانب سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔	۲۹
۷	قرارداد نمبر 149 منجانب عبدالرحیم زیارتوال، سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔	۳۱
۸	مشترکہ قرارداد نمبر 15[illegible] منجانب عبدالرحیم زیارتوال، کچکول علی ایڈووکیٹ۔	۳۹
۹	قرارداد نمبر 161 منجانب جناب کچکول علی ایڈووکیٹ۔	۳۹
۱۰	چیئرمین خصوصی کمیٹی سبی کی رپورٹ۔	۴۲

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 27 اکتوبر 2007 بمطابق 23 رمضان المبارک 1426 ھ بروز جمعرات بوقت بارہ بجکر تیس منٹ پر زیر صدارت جناب الحاج جمال شاہ کاکڑ اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر۔ اسلام علیکم۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

حافظ عبدالملک

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

وَمَن یَّرْغَبُ عَنْ مِلَّتِ اِبْرٰھِیمَ اِلَّامَنْ سَفِہَ نَفْسَہُ وَ لَقَدِاصْطَفَیْنٰہُ فِی الدُّنْیا

وَ اِنَّہُ فِی الاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِینَ اِذْ قَالَ لَہُ رَبُّہُ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ العٰلَمِینَ0

صَدَ قَ اللّٰہُ الْعَظِیْم.

ترجمہ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اور ابراہیم کے دین سے کوئی روگردانی نہیں کرسکتا ہے بغیر اسکے جو نہایت نادان ہو ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ صلحا میں ہوں گے۔ یاد کرو جب اس کو کہا اس کے رب نے حکمبرداری کرتو بولا کہ میں حکمبردار ہوں۔ تمام عالم کے پروردیگار کا۔

جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ پوائنٹ آف آرڈر

جناب اسپیکر۔ وقفہ سوالات کے بعد۔

جناب اسپیکر۔ وقفہ سوالات۔

☆962 روبینہ عرفان — مورخہ 25 جون 2005 کے اجلاس میں موخر شدہ

کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئٹہ شہر میں ہزاروں رکشہ بغیر پرمٹ کے چل رہے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کوئٹہ میں کل رکشوں کی تعداد کسقدر ہے۔ نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ ان رکشوں کی دھواں سے کوئٹہ شہر کی ماحولیات بُری طرح متاثر ہو رہی۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان رکشوں میں سی۔ این۔ جی لگانے کی تجویز پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر۔ محترمہ روبینہ عرفان کے سوالات کے جواب موصول نہیں ہوئے۔

میر امان اللہ نوتیزئی۔ وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن۔ جناب جواب میرے پاس ہیں میرے چیمبر میں آئیں تو میں ان کو بتادوں گا۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال۔

☆965 محترمہ روبینہ عرفان

کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئٹہ شہر کی وسیع رقبہ اور گنجان آبادی کیلئے مختلف روٹس پر انتہائی خراب حالت میں چلنے والی بسوں کی تعداد ناکافی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نئے روٹ پرمٹس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر۔ سردار محمد اعظم اپنا سوال پکاریں۔

☆1010 سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔

کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ جنوری 2003 تا 30 جون 2005 کے دوران صوبہ میں کل کس قدر شراب لائسنس کن افراد کو جاری ہوئے ہیں؟ نیز گزشتہ ڈھائی سالوں میں

کتنے شراب لائسنسوں کی تجدید اور کتنے منسوخ کر دیے ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن۔

گزارش ہے کہ محکمہ وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بلوچستان میں از 2003 تا 30 جون 2005 کو کسی غیر مسلم کو کوئی شراب کی لائسنس جاری نہیں کیا گیا اور نہ ہی کسی کی شراب لائسنس اس دوران منسوخ کی گئی البتہ محکمہ ہذا کے منظور شدہ شراب کے لائسنس ہر سال پابندی کے ساتھ مبلغ =/1'00'000 (ایک لاکھ) فی لائسنس سالانہ تجدیدی فیس کے وصولی کے بعد تجدید کیے جاتے ہیں۔ جنکی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد لائسنس
1	ضلع کوئٹہ	10 عدد
2	ضلع سبی	01 عدد
3	ضلع نصیر آباد	01 عدد
4	ضلع جعفر آباد	05 عدد
5	ضلع خضدار	01 عدد
6	ضلع لسبیلہ	10 عدد
7	ضلع گوادر	01 عدد

میر امان اللہ نوتیزئی۔ (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن)۔ جناب آپ بھی میرے دفتر میں آجائیں میں آپ کی تسلی کرادوں گا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب ہم آپ کو دفتر میں ملیں۔

مائیک بند۔

آپس میں باتیں۔

جناب اسپیکر۔ آپ کا کیا ضمنی ہے۔ بسنت لعل گلشن۔

بسنت لعل گلشن۔ جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے میں معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا۔

کیا وزیر ایکسائیز معلوم فرمائیں گے کہ جنوری 2003 تا 30 جون 2005 کے دوران جواب میں لکھا ہے کہ ہم کسی کو بھی لائسنس جاری نہیں کیا گیا نام کہاں سے دیں گے۔

جناب اسپیکر۔ جب جاری نہیں کیا گیا تو کس چیز کا لسٹ دیں گے سردار صاحب آپ نے تو پوچھا ہے کہ 2003/2005 کے دوران جتنے بھی جاری ہوئے ہیں اسکے نام دے دیں اس نے جواب میں لکھا ہے کہ کوئی جاری نہیں ہوا ہے تو پھر آپ کیا مانگتے ہو۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جاری ہوا ہے جناب اسپیکر کوئٹہ میں دس ہے سبی میں ایک ہے اور نصیر آباد میں ایک ہے۔

جناب اسپیکر۔ یہ پرانے ہیں سردار صاحب آپ سوال اور جواب کو چیک کریں سنیں آپ منسٹر صاحب خود ایک اچھے انسان ہیں اس نے جواب دے دیا ہے اور کہتے ہو کہ جواب نہیں دیا ہے جی مینگل صاحب۔

محمد اکبر مینگل۔ جناب اسپیکر منسٹر خود مسلم لیگ اور ایم ایم اے کا گورنمنٹ ہے اور ہمارے عوام کو بتایا تھا کہ شراب پر پابندی عائد ہوگی کوئی نیا لائسنس جاری نہیں ہوگا اور پرانے جتنے بھی ہیں ان کو منسوخ کیا جائے گا کیا اس کی وضاحت کریں گے منسٹر صاحب۔

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن)۔ پرانے جتنے بھی لائسنس ہیں وہ کورٹ کا مسئلہ ہے ان کو پہلے بھی cancel کر چکے ہیں کورٹ نے ان کو بحال کیا ہے

جناب اسپیکر۔ نوتیزئی صاحب جب تک ہم آپ کو نہیں کہیں آپ بات نہ کریں۔ جی last ضمنی سوال ہے جی حافظ صاحب۔

حافظ احمد اللہ۔ (وزیر) جناب اسپیکر یہاں ایم ایم اے کی ذکر آئی اس لئے میں نے کہا کہ اس پر بات کروں ایم ایم اے کا مسلم لیگ کے ساتھ معاہدہ ہوا ہے اس میں اکبر مینگل نے جو کہا اگر آپ کو یاد ہے کہ اسی دن چیف منسٹر نے اپنے فلور پر یہ اعلان کیا کہ جتنے بھی لائسنس ہیں وہ cancel اور آئندہ کوئی لائسنس جاری نہیں کیا جائے گا۔ ہو منسٹر کی ریکارڈز سے پتہ چلا کہ نئے لائسنس جاری نہیں ہوا ہے جو پرانے لائسنس cancel کیا گیا ہے یہ آپ کو بھی پتہ ہے اور ہم کو بھی پتہ ہے اس کے خلاف وہ متعلقہ لوگ کورٹ گئے۔ کورٹ میں کیس چل رہا ہے انھوں نے cancellation کے متعلق stay لیا ہے۔ باقی

کورٹ جو فیصلہ کرتے ہیں وہ کورٹ کی مرضی ہے

جناب اسپیکر۔ LAST supplementary کے جی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ میری Supplementary ہے کہ لائسنس کے بغیر پرمٹ Issue ہوتے ہیں پرمٹ کتنے Issue ہوئے ہیں

جناب اسپیکر۔ اس کے لئے نیا سوال لے آئیں مولانا صاحب اس کو سمجھاؤ اگر یہ ہر سوال کا جواب دیں تو رات بج جائے گی جب تک میں آپ کو نہ کہوں آپ جواب نہ دیں بیٹھ جائیں۔ جی۔

بسنت لال گلشن۔ لائسنس وہ ہوتی ہے جس پر شراب Seal کی جاتی ہے وہ دکانداروں کو ملتا ہے پرمٹ جو ہمارے اقلیتی برادری کو ملتا ہے پرمٹ سال میں ہزار بھی ہوتے ہیں اور دو ہزار بھی ہوتے ہیں وہ Depend کرتا ہے پینے والوں پر۔

جناب اسپیکر۔ OK۔ جی۔

شفیق احمد۔ جناب اسپیکر یہ پٹیل باغ میں بالکل گھروں کے درمیان میں شراب خانہ ہے چھوٹے بچے ہیں سامنے کالج ہے ہمارا اگر ان کو بیچنی ہے تو جناح روڈ پر خوبصورت دکانیں بنا کر دے دیں اس میں اچھے اچھے شرابیں رکھ دیں۔

جناب اسپیکر۔ جی حافظ صاحب۔

حافظ احمد اللہ۔ (وزیر) شفیق صاحب سے میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں وہ ذرا تمیز کریں کہ اچھے کا کیا معیار ہے اور اس کا کیا معیار ہے اس کو کیسے پتہ ہے۔

شفیق احمد۔ جرمنی کی اچھی ہے روس کی اچھی ہے اور تھائیلینڈ کی اچھی ہے ایک زمانہ ہم بھی یہ کام کرتے تھے لیکن یہ ہے کہ وقت گزر گیا۔

جناب اسپیکر۔ یہ پوائنٹ آپ نوٹ کریں next' Q

جناب اسپیکر۔ سوال نمبر 1042 ڈفر کی جاتی ہے جناب اختر لانگو اپنا سوال نمبر دریافت کریں سوال نمبر 998 نمٹائی جاتی ہے عبدالمجید خان اچکزئی صاحب۔ سوال نمبر 1045 نمٹائی جاتی ہے جناب میر جان محمد جمالی صاحب۔

جان محمد جمالی۔ میرے سوال وزیر اعلیٰ پر ہے وہ چلے گئے ہیں عمرہ پر۔

جناب اسپیکر۔ سوال نمبر 1066، 1067 موخر کی جاتی ہے۔ وقفہ سوالات ختم کئی ممبران ایک ساتھ بولتے رہے ہیں۔

جان محمد جمالی۔۔ 1067 جناب اسپیکر موخر کردیں۔

جناب اسپیکر۔ سوال نمبر 1066 نمٹائی جاتی ہے اور 1067 موخر کی جاتی ہے۔ شور۔ جی

☆998 جناب اختر حسین لانگو

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کوئٹہ شہر میں کل کسقدر لاگت کی کتنی کیٹیگری کی اسٹریٹ لائٹ لگائی گئی ہیں۔ کیٹیگری وائز اسٹریٹ لائٹ کے جملہ لاگت کی تفصیل دی جائے؟۔

(ب) مذکورہ اسٹریٹ لائٹ کے ٹھیکوں کے ٹینڈر کس محکمہ نے کیے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ورک آڈر میں ٹینڈر شدہ لاگت میں اضافہ کردیا گیا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اضافہ کی شرح اور وجوہات کیا ہیں۔ نیز ٹھیکیداروں سے سیلز ٹیکس کی مد میں کسقدر رقم کی کٹوتی کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر بلدیات

(الف) کوئٹہ شہر میں صرف ایک کیٹیگری HRP-38 فلپس کمپنی کی اسٹریٹ لائٹ لگائی گئی ہیں۔ جس کی جملہ لاگت /.99,20,000 روپے ہے۔

(ب) متذکرہ اسٹریٹ کے ٹینڈر سٹی گورنمنٹ نے کیے تھے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ کہ ورک آڈر میں ٹینڈر شدہ لاگت میں اضافہ کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ کام تخمینہ لاگت کے اندر مکمل کیا گیا ہے جہاں تک سیلز ٹیکس کی کٹوتی کا سوال ہے۔ یہ رقم اسٹریٹ لائٹ کے تخمینہ میں شامل تھی۔ اس لئے متعلقہ کمپنی سیلز ٹیکس کی ادائیگی کی خود پابند ہے۔ جہاں تک جناح روڈ پر اسٹریٹ لائٹس لگانے کا تعلق ہے۔ یہ کام صوبائی محکمہ مواصلات کے تحت کرایا گیا ہے۔ جس کی تفصیل متعلقہ محکمہ سے کی جاسکتی ہے۔

☆1045 جناب عبدالمجید خان اچکزئی

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

گزشتہ تین سالوں کے دوران چونگی سے حاصل آمدن کی تفصیل دی جائے؟

وزیر بلدیات

سابقہ وفاق حکومت کے فیصلہ اور ہدایت کے تحت حکومت بلوچستان محکمہ بلدیات نوٹیفکیشن نمبر 1-57/78(GLGB)AO-IV/VOL-1145573 مورخہ جون 1999ء چونگی ضلع ٹیکس کی وصولی کو مورخہ یکم جولائی 1999ء کو ختم کیئے جانے کے بعد مرکزی حکومت جنرل ٹیکس (G.S.T) کی مد میں صوبائی محکمہ خزانہ کو رقوم مہیا کررہی ہے۔ جو کہ صوبائی مالی کمیشن کے تحت نئے بلدیاتی نظام کے تحت قائم ضلعی حکومتوں، تحصیل میونسپل اور یونین ایڈمنسٹریشن کو اقساط میں دی جارہی ہے۔ تاکہ یہ ادارے اپنے اخراجات (ناظمین اور ممبران کے اعزازیہ کی ادائیگی تنخواہ، ترقیاتی کاموں اور سائر اخراجات) کرسکیں۔ گزشتہ تین سالوں میں وفاقی حکومت سے G.S.T کی مد میں فراہم کردہ گرانٹ کی تفصیل ذیل ہے۔

1۔ گرانٹ (جی، ایس، ٹی) سال 2002-2003=1600.00 ملین

2۔ گرانٹ (جی، ایس، ٹی) سال 2003.2004=1632.683 ملین

3۔ گرانٹ (جی، ایس، ٹی) سال 2004-2005=1782.300 ملین

☆1066 میر جان محمد جمالی۔

کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2005-06 کے PSDP میں ایم پی ایز کے لئے 50 لاکھ فنڈز مختص کیے گئے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ فنڈز مختص نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل دی جائے؟

وزیر اعلیٰ۔

سوال نمبر 1066 اگلے اجلاس کے لئے موخر

جواب موصول نہیں ہوا۔

☆1067 میر جان محمد جمالی۔

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اراکین اسمبلی کو گزشتہ دو دہائیوں سے مسلسل ترقیاتی فنڈز 50 لاکھ دیا جارہا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو موجودہ بدن بڑھتی مہنگائی کے برعکس معروضی حالات میں یہ رقم انتہائی قلیل نہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایم پی ایز فنڈز کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر اعلیٰ۔

سوال نمبر 1067 اگلے اجلاس کے لئے موخر

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر۔ question no.1066, 1067 موخر کی جاتی ہے۔ جی وقفہ سوالات ختم۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد انور لہڑی (سیکرٹری اسمبلی)۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

میر عبدالرحمٰن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ ان کا جواب یہ ہے کہ سب کو چٹھیاں پہنچ گئی ہیں کہ آپ پچاس پچاس لاکھ کے جو اس سال کی اسکیمات ہیں وہ آپ دے دیں۔ چونکہ مجھے بھی پہنچی ہے تو سارے ایم پی اے صاحبان کو پہنچ گئی ہیں جس کی توضیح میرے خیال میں سینئر منسٹر صاحب کریں گے۔۔۔ (مداخلت۔ شور)

جناب اسپیکر۔ میں نے سوالات موخر کر دیے ہیں۔

مولانا عبدالواسع۔(سینئر منسٹر) جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر۔جی۔

مولانا عبدالواسع(سینئر منسٹر)۔اسکا خود جان جمالی صاحب آپ کو بتا سکتے ہیں۔ اُن کے پاس بھی latter پہنچ چکا ہے اور پچاس پچاس لاکھ روپے ایم پی ایز کے لئے مختص ہو گیا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی۔جناب اسپیکر مولانا واسع صاحب زور آور ہیں مزہ آتا ہے اُن کے ساتھ بات کرنے کا۔یہ اُس وقت سوال کیا جاتا ہے جب اُس وقت کے اے سی ایس ڈویلپمنٹ بھول ہی گئے ایم پی اے فنڈز رکھنا۔اور وہ بھی روانہ ہو گئے تھے جون 2005ء کے بعد۔یہ سوال اُس حوالے سے تھا۔تو اُس کو جب میں نے یہ سوال ڈالا تو پھر پرنسپل سیکرٹری نے جلدی سے وزیر اعلیٰ سے ہدایت لی۔ ہدایت لینے کے بعد پھر یاد کرایا کہ بھئی ایم پی اے فنڈز تو بھول ہی گئے۔بچا ہوا تو کچھ ملے تو اچھا ہے ابھی زبانی تو مل گئے۔جو دوسرا میرا Question ہے۔ اُس کو موخر کریں۔ Question 1067۔

جناب اسپیکر۔Question 1067 ?۔

میر جان محمد جمالی۔جی ہاں اُس میں سارے ہاؤس کا interest ہے۔

جناب اسپیکر۔Question no. 1066 نمٹائی جاتی ہے اور 1067 موخر کیا جاتا ہے۔

میر جان محمد جمالی۔نہیں 1067 پڑھیں آپ۔

جناب اسپیکر۔جی۔

عبدالرحمن جمالی(وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔میری ایک گزارش ہے۔وہ آج اخبار میں بھی آ گیا ہے۔کیونکہ باقی کے صوبوں کا شاید پی ایس ڈی پی وغیرہ میں کٹوتی ہوگی۔زلزلے کی وجہ سے مگر بلوچستان کا اُنہوں نے کہا ہے کہ چونکہ پسماندہ صوبہ ہے یہاں پر کوئی پی ایس ڈی پی کی کٹوتی نہیں ہوگی۔

جان محمد بلیدی۔جناب پوائنٹ آف آرڈر۔جناب منسٹر کے حضور میں یہ عرض ہے کہ شاید اُن کو بھی پتہ ہے اور ہم سب کو پتہ ہے کہ پی ایس ڈی پی اپنی جگہ اسوقت بلوچستان گورنمنٹ O.D. کر چکا ہے چودہ ارب کا۔اُن کے پاس ایک روپیہ نہیں ہے اور ایک مہینے اس O.D. کی مد میں دس کروڑ روپے مہینہ جو ہے وہ penalty ادا کر رہا ہے۔اس صورتحال میں کیا کٹوتی خاک ہوگی۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے۔ وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد انور لہڑی (سیکرٹری اسمبلی)۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب مسعود علی خان لونی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اسمبلی میں شرکت کرنے سے معذوری کا اظہار کیا ہے۔ جناب لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد یونس چنگیزی صاحب نے گھریلو مصروفیات کی وجہ سے آج اسمبلی میں رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترمہ شمع پروین مگسی صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ وہ ضروری کام کے سلسلے میں کراچی میں مصروف ہیں لہذا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ رخصتیں منظور ہوئیں۔ باقی کارروائی شروع ہونے سے پہلے جو ہماری کمیٹی گئی تھی وڈھ۔ میں کمیٹی کے چیئرمین سے Request کرتا ہوں کہ ہاؤس میں وہ اپنا رپورٹ پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر منسٹر)۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ سب سے پہلے میں آپ کا مشکور ہوں اور اس معزز ایوان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے جو اٹھارہ تاریخ پر وڈھ میں جو معاملہ پیش آیا جو واقعہ پیش آیا دونوں طرف سے بھاری اسلحہ سے فائرنگ ایک دوسرے پر ہوئی تو اس معاملے کے نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے آپ کی کاوشوں سے اس معزز ایوان کی طرف سے آپ نے ایک کمیٹی تشکیل دے دی ہے اور اس معاملے کے حل کرنے کے لئے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر میں وہاں سردار اختر جان مینگل صاحب اور وہاں میر نصیر مینگل کے بیٹوں کو شفیق الرحمٰن اور عطاء الرحمٰن اور وہاں اُن کے جو فریق دو فریق تھے اُن کا بھی مشکور ہوں۔ جناب اسپیکر کہ جب ہم وہاں گئے انہوں نے اس معاملے میں کافی ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ جناب اسپیکر ساری تفصیل بتانے سے پہلے معاملہ کس طرح ہوا اور کس کے طرف سے ہوا کیا ہوا اس تفصیل سے پہلے ایک بات ہمارے سامنے پیش ہوئی ہمارے سامنے آگئی کہ ہمارے کمیٹی جب وہاں کل گیارہ بجے سردار اختر جان مینگل صاحب کے گھر پر جب ہم پہنچے تو حال احوال لینے کے بعد وہاں جہاں سے فائرنگ ہوئی تھی یا جن دو کانوں پر تنازعات تھے یا جو متنازعہ زمینیں تھیں اور یہ سارے دیکھ بھال کے بعد سردار اختر جان اور سردار عطاء اللہ جان کے جو گھر ہیں اُس گھر کا معائنہ بھی ہم نے کر لیا۔ جناب اسپیکر اُس گھر میں وہاں راکٹ لانچر کا جو گولی آئے تھے وہ وہاں کھڑکی سے اندر ہو کر bed room

سے ہو کے دوسری کھڑکی سے نکلا تھا۔ جناب اسپیکر اس معاملے میں وہاں سردار اسد صاحب وہاں سردار نصیر موسیانی صاحب جو کہ وہاں کا ناظم ہے اس موقع پر وہاں موجود تھے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے وہ پانچ منٹ پہلے دوسرے سائیڈ پر گئے تھے تو یہ گولی جہاں چلی تھی اس جگہ پانچ منٹ پہلے وہاں موجود تھے۔ تو جناب اسپیکر ہم نے ہماری کمیٹی نے وہاں سردار اختر مینگل صاحب کے گھر پر بھی افسوس کر دیا۔ جب شفیق الرحمن اور عطاء الرحمن کے گھر ہم گئے تو وہاں بھی ان سے افسوس کر دیا کہ یہ بہت افسوسناک واقعہ ہے۔ کیونکہ جناب اسپیکر آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے صوبہ بلوچستان میں جو پٹھان اور بلوچ کے جو روایات ہیں یا اسلامی روایات ہیں اُن میں ہم بلوچ اور پٹھان کا گھر سب سے محفوظ ترین جگہ ہے اور ہماری روایات کے مطابق وہ محفوظ ہے جو بھی اپنے گھر میں پہنچے یا اپنی جھونپڑی میں پہنچے یا ہم کسی بلوچ یا پٹھان کے گھر میں پہنچیں تو پھر یہ امن کا ضمانت دے سکتے ہیں اور یہ محفوظ جگہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جناب اسپیکر جب گھر پر حملہ ہوا تو اس پر ہم نے مذمت وہاں بھی کی ہے اور یہاں بھی اس پر افسوس کرتے ہیں مذمت کرتے ہیں۔ رہا یہ معاملہ کہ واقعہ کس طرح پیش ہوا؟ تو سارے جائزہ لینے کے بعد ہم نے دونوں فریقین سے سردار اختر جان مینگل صاحب سے بھی اور وہاں عطاء الرحمن اور شفیق الرحمن صاحب سے بھی ہم نے دونوں سے یہی گزارش کی کہ یہ معاملہ ختم کرانے کے لئے یہ آگ بجھانے کے لئے آپ اس معاملے کے حل کرنے کیلئے یہ اختیار اس پارلیمانی کمیٹی کو دے دی گئی ہے جس کی پارلیمانی کمیٹی کے ممبران قائد حزب اختلاف کچکول علی صاحب اور حافظ حمد اللہ صاحب اور عاصم کرد گیلو صاحب مولانا فیض محمد صاحب اور میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ تو جناب اسپیکر یہ سارے معاملے ہیں دونوں فریقوں نے دونوں لوگوں نے بڑوں نے ہمارا کافی کام کر دیا۔ اور کوئی بھی اس طرح موقع ہمیں پیش نہیں ہوا سامنے نہیں آیا کہ انہوں نے ہمیں کوئی وقت پیش آئی یا ہمارے لئے کوئی پریشانی پیش ہوئی بلکہ یہ سارے معاملے میں انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کر دیا۔ بالآخر دونوں فریقوں سے ہمیں اس معاملے کے بارے میں اختیارات مل گئے۔ جناب اسپیکر اس معاملے کو ہم نے تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہماری کمیٹی کے ارکان نے۔ ایک یہ تھا کہ فوری طور پر حل طلب فوری نوعیت کے جو معاملات ہیں دوسری یہ کہ ان زمینوں پر جو متنازعہ زمینیں ہیں یا دوکانوں کا جو تنازعہ ہے اُس ملکیت کے تصفیہ کرنے کا مرحلہ وہ دوسرا مرحلہ ہے۔ ایک وہ مرحلہ ہے کہ اُن

کے میٹر جو معرکہ اپنے گھر کے جو جیسے ہم پشتو میں اس کو گھر کا معرکہ کہتے ہیں ایک وہ مرحلہ۔ تو جناب اسپیکر ان مراحل میں سے پہلا مرحلہ ہماری کمیٹی نے وہاں فوری طور پر فیصلہ دے دیا۔ وہاں جناب اسپیکر جو سردار صاحب کے لوگوں کی طرف سے جو سردار میر نصیر مینگل کی گاؤں کی طرف جو جو بھی روڈ جاتے تھے اُس پر اس کے سردار صاحب کے لوگ وہاں تھے موجود تھے اور نا کے لگائے گئے تھے اپنے حفظ تحفظ عمل کے لئے تو ہماری کمیٹی نے فیصلہ کرلیا کہ جہاں جہاں بھی سردار صاحب کے لوگ مسلح لوگ یا جہاں جہاں ہیں وہ واپس ہو جائیں اور اٹھارہ تاریخ سے پہلے پوزیشن میں جائیں اور یہ جگہ خالی کردیں۔ اور ساتھ اس کے لوگوں کو بھی ہم نے کہہ دیا ہے کہ اپنے لوگوں کو اپنے اٹھارہ تاریخ سے پہلے کی والی پوزیشن پر لے جائیں۔ تو جناب اسپیکر دونوں فریقوں نے بہت خوش اسلوبی سے مان لیا اور اُنہوں نے اعلان کردیا کہ ہم اپنے اپنے اٹھارہ تاریخ سے پہلے کے پوزیشن پر جائیں گے۔ دوسرا جناب اسپیکر وہاں کچھ متنازعہ زمین تھے اُس پر سردار صاحب کے لوگ وہاں پر بیٹھے تھے۔ تو ہم اور ہماری کمیٹی نے فیصلہ کردیا کہ سردار صاحب کے لوگ وہاں سے ہٹیں گے اور وہاں بی آر پی کو قبضے میں دیں گے اُسوقت تک فریقین کے ملکیت کا تصفیہ یہ کمیٹی نہ کرلیں۔ وہ بھی جناب اسپیکر اُنہوں نے مان لیا۔ اور تیسرا مسئلہ یہ تھا کہ جناب اسپیکر وہاں یہ تصفیہ تک پہنچانے کے لئے اور امن وامان کو برقرار رکھنے کے لئے ہم نے ہماری کمیٹی نے فیصلہ کرلیا کہ جو سردار صاحب کی طرف سے nominated لوگ ہیں 70 کے قریب میر نصیر مینگل والے فریق ہیں تو وہ 70 کے قریب لوگ ہیں وہ اُس وقت تک وڈھ شہر میں وڈھ بازار میں نہیں آسکتے ہیں جب تک یہ ڈیڑھ مہینہ یا دو مہینے کے اندر یہ کمیٹی اس کے تنازعے اور ملکیت کا فیصلہ نہ کرلیں اُس وقت تک یہ وہاں نہ آجائیں اور وہ اپنے گاؤں میں رہیں اُن کے گاؤں کا اپنا نام ہے اکبر مینگل صاحب کو معلوم ہے بگڑی ہے یا کیا ہے۔ اور اسکے علاوہ باقی خضدار وغیرہ کراچی وغیرہ سب وہاں بھی جاسکتے ہیں آ بھی سکتے ہیں اور اپنا نکل وحمل اور حرکت کرسکتے ہیں۔ تو جناب اسپیکر یہ پوری نوعیت کے وہ معاملات جو تھے اور کچھ معاملات اس طرح تھے کہ جیسے دوکانوں پر جو جھگڑا شروع ہو گیا تھا ملکیت کا تو اس معاملے کے لئے ہماری کمیٹی نے فیصلہ کردیا کہ ڈیڑھ مہینہ یا ایک مہینے کے اندر ہم اس کا ملکیت کا فیصلہ کردیں گے یہ اختیار ہمارے پاس ہے۔ کہ یہ سردار صاحب والوں کا ہے یا میر نصیر مینگل والوں کا ہے۔ پمپ کا جو وہاں ہے

اُس پر اور زمینوں پر یہ ہم فیصلہ کر دیں گے یہ ہم نے تقریباً ڈیڑھ مہینہ وہاں تاریخ دے دیا ہے کہ ڈیڑھ مہینے کے اندر انشاء اللہ العزیز یہ تصفیہ ہم کریں گے۔ لیکن جناب اسپیکر تیسرا معرکہ جو ان کے میٹھ معرکہ ہے جسے گھر کا جو معرکہ اُن کو کہتے ہیں اس پر ہماری کمیٹی جدوجہد جاری رکھیں گے اور انشاء اللہ العزیز اُس میں بھی کامیاب ہو جائیں گے اور ہمارا اللہ پر بھروسہ اور یقین ہے۔ تو جناب اسپیکر یہ سارے معاملے اور یہ سارے حالات جو میں نے ذکر کر دیا اس میں جناب اسپیکر ہمارے اتنی شاید کمال نہ ہوں کیونکہ نہ ہم قبائلی طور پر اتنے آگے تھے کیونکہ ہم سارے سیاسی ورکر تھے اور قبائلیت سے ہم نابلد تھے لیکن یہ سب معاملے میں سردار صاحب اور وہاں فریقین کی تعاون جب ہمیں شامل حال ہو گیا تو ہم اس نتیجے پر پہنچے اور اس میں اللہ نے ہمیں یہ کامیابیاں دے دیا۔ تو جناب اسپیکر ایک مرتبہ پھر میں آپ کا بھی مشکور ہوں اور یہ صاحبان کا بھی اور اس ایوان کی توسط سے میں تمام بلوچستان میں جتنی بھی تنازعات ہیں جتنی بھی قبائلی دشمنیاں ہیں جتنی بھی ہماری قبائلی زعماء صاحبان اس دشمنی میں پھنسے ہیں یا پھنسایا گیا ہے ان سے میری یہ پیغام اور آپ کے توسط سے یہی Request ہے جناب اسپیکر گزارش ہے کہ سردار اختر جان مینگل اور وہاں میر نصیر مینگل والوں کی تقلید کرتے ہوئے اپنے معاملات کے حل کرنے میں اسی طرح ثالثیوں یا دوسری فریقوں کے ساتھ تعاون کر لیں جیسے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ کر لیا۔ اللہ ہماری حامی و ناصر ہے جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی۔ (ڈیسک بجائے گئے) جی کچکول صاحب۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف) جناب اسپیکر ہماری کمیٹی کے چیئرمین صاحب نے آپ کو بتا دیا بلکہ میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے Committee Cinstitute کی البتہ وہاں ایک بات ہے کہ سردار کے گھر پر جو یہ واقع ہوا ہے اور اسکے اپنے قبائل کے لوگوں نے ہمارے چاہے پشتون ہو چاہے بلوچ سردار کا گھر صرف سردار کا گھر نہیں ہوگا بلکہ اس سارے قبائل کا گھر ہوگا اختر جان نے ایک اہم سے بات اٹھائی کہ آپ لوگ اپنی Activities کر لیں آپ لوگوں کو جو اسمبلی نے اختیارات دی ہے اس نے کہا کہ میں اپنے قبائل کے جو طائفے ہیں یا ان کے نکری معتبر ہیں ان سے صلح مشورہ کر کے اسکے بعد میں اک فارمل جو طریقہ کار ہوگا ایک قبائلی چیف چونکہ میں قبائلی چیف ہوں میں اپنے قبائل کے

سامنے بھی پابند ہوں۔ اس کی وضاحت ہو۔

جناب اسپیکر۔ جی اکبر صاحب۔

محمد اکبر مینگل۔ جناب اسپیکر میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حساس مسئلے پر آپ نے ایک کمیٹی تشکیل دی اس کے بعد کمیٹی کے چیئر مین مولانا واسع کمیٹی کے ممبران حافظ حمد اللہ، مولانا فیض محمد کچکول صاحب اور عاصم کرد گیلو ان تمام افراد کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس اہم نوعیت کے مسئلے پر وہاں علاقے میں گئے اور ان سے بات چیت کی جتنا بڑا ٹینشن تھا لوگ آمنے سامنے تھا اس حد تک کہ ہماری کمیٹی کامیاب ہوگئی کہ ان لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا باقی دیگر مسئلے ہیں جیسا کہ سردار صاحب کے گھر پر حملہ ہوا ہے جیسا کہ کچکول صاحب نے بتا دیا کہ یہ اختر جان صاحب کا اپنا معاملہ نہیں ہے یہ پورے قبیلے کا معاملہ اور پورا قبیلہ بیٹھ کر گفت وشنید کر کے فیصلہ کرے گا ایک بار پھر میں تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ میں اس کمیٹی کو کمیٹی کے چیئر مین لیڈر آف اپوزیشن کچکول صاحب، حافظ حمد اللہ صاحب، گیلو صاحب سب کو مبارک دیتا ہوں اور داد دیتا ہوں اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہاؤس کے کہنے پر ہنگامی بنیاد پر جا کر موقع پر اور یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے پیش رفت کی اور میں کہتا ہوں کہ بلوچستان کے جتنے بھی معاملات ہو اگر ہم لوگ خود حل نہیں کریں گے باہر سے لوگ آ کر اس کو حل نہیں کر سکیں گے بلوچستان اسمبلی یہاں کا منتخب عوامی اسمبلی ہے جو بھی مسئلے ہوں انشاء اللہ اب شروعات ہیں جہاں پر بھی قبائلی معاملہ ہو ہم انشاء اللہ بلوچستان اسمبلی سے وفود بھیجتے رہیں گے۔ مہربانی۔ شکریہ۔

تحریک استحقاق

جناب اسپیکر۔ محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ اپنی تحریک استحقاق نمبر 4 پیش کریں۔

محترمہ روبینہ عرفان۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 56 کے تحت ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس دیتی ہوں۔ قلات میں آئے دن چوری ڈکیتی اور قتل خصوصاً صوبائی وزیر اعلیٰ میر جام محمد یوسف کے گھر پر بارودی سرنگ کے ذریعے حملے اور راکٹ باری کے خلاف ایک پرامن احتجاج کیا

میرے ساتھ صوبائی وزیر مولوی عطا اللہ ایم اے مولانا عبدالغفور حیدری اور دیگر معززین کے علاوہ خواتین کی بڑی تعداد پر امن احتجاج کی اس کے جواب میں ہمارے خلاف مقدمہ درج کیا اور گذشتہ دنوں تو میرے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیے۔ اخبار نے اس خبر کو شہ سرخی کے ساتھ شائع کیا اور ایسے گھناونے الزامات لگائے نہ تو ان کا ذکر خبر کے متن میں ہے اور نہ ہی ایف آئی آر میں ہے اخبار نے اپنے طور پر ہمارے مخالفین کے ایما پر شہ سرخی کی اس طرح ہے کہ رکن قومی اسمبلی اور صوبائی وزیر اور رکن صوبائی اسمبلی پر بلدیاتی انتخابات کے دوران قتل چوری ڈکیتی اور نیشنل ہائی وے بلاک کرنے کا الزام ہے۔ اخبار عوام کی اس خبر کی اشاعت سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے یہ انداز ذمہ درانہ صحافت کے خلاف ہے اسمبلی کی کارروائی روک کر میری تحریک استحقاق پر بحث کی جائے اور عوام اخبار کے اس غیر ذمہ درانہ رویے کے خلاف متعلقہ تعلقات عامہ اور ڈی سی او کوئٹہ کو احکامات جاری کیے جائیں لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ تحریک استحقاق نمبر 4 پیش ہوئی۔ جی محترمہ اس کی **Admissibility** پر مختصرا کچھ بولیں گی۔

محترمہ روبینہ عرفان۔ جناب اسپیکر پریس ریاست کا چوتھا ستون ہے اور پریس ہمارے ملک میں بالکل آزاد ہے اور ہمارے خصوصا بلوچستان میں پریس عوام دوست جمہوریت دوست ہوا کرتا ہے لیکن روزنامہ عوام نے غیر ذمہ داورانہ صحافت کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنے اخبار میں ایسے غیر ذمہ درانہ خبر شائع کیے ہیں جس سے ہمارے ساکھ پر برا اثر پڑا ہے اور ہمارے عوام کے سامنے ہماری ساکھ کو ٹھیس پہنچا ہے جناب اسپیکر اس اخبار کو ایسے غیر ذمہ درانہ رویے پر اس کا نوٹس لیا جائے کیونکہ ہمارے بلوچستان کی یہ روایات کہ زر، زن، زمین اس پر بڑی لڑائیاں لڑ چکے ہیں۔ اور ایسے خبر دینے پر ایک معزز ایم این اے، ایم پی اے جو اس معزز ایوان میں بیٹھے ہیں ان کے خلاف ایسے خبر دیتے ہوئے یہ اخبار نہ جانے اپنی اخبار کی اشاعت کو زیادہ بیچنے یا زیادہ شہرت دینے کے لیے انہوں نے یہ اخبار میں شائع کیا ہے۔ یا کسی کے کہنے پر انہوں نے یہ کیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ صوبائی وزیر اطلاعات اس کا نوٹس لیں اور افسوس تو اس بات کا کہ بغیر مطالعہ اس اخبار کا کرتے ہوئے یا اس کیس کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب اس دن خوشی کا

اظہار کیا۔ انہوں نے اس کی حمایت کردی اور افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے نیشنلسٹ جہاں پر امن و امان اور بلوچیت کا مظاہرہ کرتے ہیں بلوچوں کی حق اور حقوق کی بات کرتے ہیں تو یہ تو ایک پر امن احتجاج تھا عوام کا احتجاج تھا جہاں پر آئے دن چوری ڈکیتی اور آج بھی کل رات تک بھی وہاں پر ڈکیتی ہوئی ہے اور قتل ہوئے ہیں وہاں کا ڈی سی او جو ہے اس نے ایک جان بوجھ کر ہمارے اوپر یہ ایف آئی آر کٹوائی اور یہ احتجاج جبکہ ہم نے نہیں بلکہ عوام نے، انہوں نے ان لوگوں پر ایف آئی آر کٹوائیں ہیں انہوں نے Nominete کیا ہے ان لوگوں کو کہ انہوں نے وہاں ڈکیتی اور قتل کیا ہے تو میرے خیال میں وہ ڈی پی او قلات جو ہے وہ اس کیس میں ملوث ہیں تو میں سمجھتی ہوں جناب اسپیکر اگر امن و امان کے لئے اور وہاں کے لوگوں کے لئے ضلع کے لوگوں کے تحفظ کے لئے آواز بلند کرنا غلط ہے تو میرے خیال میں پھر بلوچستان میں یہاں پر یہ اسمبلی کا کوئی رکن کوئی ایسی بات نہیں کرے اور بلوچوں کی حق وحقوق کی بات ہی نہیں کرے کہ وہ بلوچوں کی حق وحقوق کی بات کرتے ہیں کہ ڈکیتی آئے دن ہو رہی ہیں چوریاں ہو رہی ہیں اور ان کے اوپر ان کا حق وحقوق دیا جائے تو جناب اسپیکر اس معزز ایوان سے میں یہ کہونگی کہ اس اخبار کا نوٹس لیا جائے اور اس پر ضرور کاروائی کیا جائے کہ ایسے غیر ذمہ دارانہ صحافت کا آپ نوٹس لیں، بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ مہربانی، جی۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف)</u>۔ میری بہن نے اس سلسلے میں میرے اوپر کچھ جملے کہہ دیے میرے مقصد کو میرے خیال وہ نہیں سمجھیں میں آپ کو اپنے بلوچستان کا ایک زبردست جورسٹ تھا اے، کے براہوی صاحب اس کی ایک کتاب ہے Fundamental Law of Pakistan اس کتاب میں ایک Chapter ہے Mechanism of Parliamentary system اس میں موصوف کا اعتراض ہے اگر مجھے وہ انگریزی کے Word یاد ہوں The Legislatcher is prayer to Adminstrative and Judicery because Legislatcher is maker of Rule and Law . اس لئے اس کی بالادستی اس حد تک ہے وہاں کورٹ کی جو احترام ہے ایک مجسٹریٹ نے مجھے یاد ہے میں ایک

P.L.D پڑھ رہا تھا کہ اندرا گاندھی کو ایک مجسٹریٹ نے اپنی عدالت میں طلب کیا کہ آپ نے سرکاری Vehicle use کر کے اپنی Election compain میں آجا ئیں اس کا جواب دیں میں صرف یہ کہہ دیا تھا کہ اس مجسٹریٹ کا قصور نہیں وہ قصور آپ لوگوں کی حکومت کا ہے کہ اس نے چالان کیوں اس کے سامنے Submet کی ایف آئی آر چاک کرتا ہے پولیس کیس کو چالان کرتا ہے پولیس اگر Judiciary کو اس طرح Courage ہو تو کہ وہ انصاف کے مطابق کس کے سامنے اس کی کیس آجائے اگر یہ گناہ ہے نہ تو میں اس کو بار بار کرلونگا البتہ یہاں جو پولیس ہیں پولیس دیکھتے یہ ہیں کہ یہاں معزز اراکین ہیں یہاں منسٹر ہے یہاں ایک خاتون ہے وہ کم از کم آپ لوگوں کی صوبائی حکومت سے صلاح مشورہ کرتی وہ اس چیز میں ملنہ کرتی اس پر کہ خدا کے لئے میں یہ کہتا ہوں 3rd world Country ہے یہاں ڈیموکریسی سسٹم نہیں آگے بڑھ جاتے ہیں کیونکہ ہم لوگ اپنے کو قانون سے اوپر سمجھتے ہیں ہم ساروں کو قانون کا محتاط ہونا چاہیے چاہے وہ مقننہ ہے چاہے وہ عدلیہ ہے چاہے وہ انتظامیہ ہے البتہ اگر میرے ان جملے سے آپ کو تکلیف پہنچی ہے میں معذرت خواہ ہوں میرا صرف مقصد یہ تھا کہ عدالت کی جو تقدس ہے جہاں تک Political Activities کا مسئلہ ہے بالکل Politics میں جو State Power ہوتا ہے وہ اپنے Civil Society کے مفادات جو ہوتے ہیں یہاں جو Current issues ہوتے ہیں Civil Society میں پھر Institution partner ہوتے ہیں سیاسی انہوں کی اپنی ذمہداری ہے البتہ میں نے وہاں یہ Turns حکومت کو کیا تھا کہ اپنے حکومتی اپنے منسٹر اور اپنے ایم پی اے اور ایم این اے کی بھی یہاں حکومت ہے انہوں کی ایف آئی آر کاٹی ہے تو یہ کس طرح حکومت ------

<u>جناب اسپیکر</u>۔ آپ کی بات صحیح ہے میں سمجھ گیا۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u> (قائد حزب اختلاف)۔ اگر بہن کو میری طرف سے کوئی دل آزاری ہوئی ہے میں معذرت چاہتا ہوں۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ مہربانی بہت مہربانی۔ جی۔

<u>حافظ حسین احمد شرودی</u> (وزیر بلدیات)۔ میں یہ کہتا ہوں کہ عدلیہ کی آزادی ایک مسلم امر ہے عدلیہ کو

آزاد رہنا چاہیے لیکن یہ ناانصافی ہوگی کہ اپوزیشن کے ممبران اپنے حق میں تو پھر اس کو استعمال کریں یعنی اگر وہ جلسے جلوس کریں ان کے خلاف قدم اٹھایا جائے تو پھر آسمان سر پر اٹھائیں اور اگر درویش مولانا عطاء اللہ کے خلاف مقدمے بنتے ہیں تو پھر وہ اس پر خوشی کا اظہار کریں یہ کہاں کا انصاف ہے ایم این اے مولانا عبدالغفور حیدری صاحب مولانا عطاء اللہ صاحب انتہائی محترم درویش صفت انسان ہیں ان کے خلاف مقدمے بنتے ہیں تو میرے احباب بجائے حمایت کرنے کے الٹا دلائل دیتے ہیں اس کے علاوہ اس وقت جناب اسپیکر صاحب کل میرے پاس وفد آیا ہے ڈیرہ مراد جمالی سے متعدد علماء اس وقت جیلوں میں بند ہیں اس کا نوٹس لیا جائے بہانے بہانے سے علماء کو اس وقت سر پر مارا جارہا ہے ان کی آواز دبائی جارہی ہے Apply for Act کا نام لیکر ان کو جیلوں میں ڈالا گیا ہے کوئی ساٹھ علماء کے خلاف مقدمے بنے ہیں اور یہ پھر بھی جھوٹے مقدمے ہیں بغاوت کے مقدمے ایسے لوگوں کے خلاف بنائے گئے علماء کے کہ جن کا ان چیزوں سے سیاست سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے جھوٹے مقدمات میں الزامات میں آج علماء جیل میں بند ہیں میں اس معزز ایوان سے درخواست کرونگا کہ علماء کا وقار بچائی جائے اس صوبے کے اندر، پھر کہتے ہیں کہ جی زلزلے کیوں آتے ہیں جب ظلم ہوگا جب حق کو علماء کو اور درویش صفت علماء کو اللہ والے نیک بندوں کو جب آپ جیلوں میں ڈالیں گے تو پھر آفتیں نہیں آئینگی تو کیا آئینگی۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔OK جمالی صاحب اس تحریک استحقاق کے بارے میں حکومت کا کوئی موقف یہ اخبار کے حوالے سے جو ہے۔

<u>میر عبدالرحمٰن خان جمالی</u> (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔بس جی اب منسٹر صاحب نے بڑے دلائل دیے بس ہم اس کی سپورٹ کرتے ہیں اور میرے خیال میں اس کو آپ کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے تحت دیدیں کہ یہ کیسا سانحہ یا واقعہ ہے ہم بالکل اس بات کو مانتے ہیں کہ عدلیہ سپریم ہے اگر کوئی ایسی نازیبا حرکت یا Out of the way جائے یا قانون کی خلاف ورزی کر کے ان حضرات نے کیا ہو تو پھر یہ مناسب ہوتا ہے کہ ان کے خلاف کیس بنے اگر وہ کسی پر امن جلسے یا جلوس نکالتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں عدلیہ بھی اتوال ہو جاتی ہے آیا یہ کیا وجوہات ہیں آپ کمیٹی اس کا Improment کریں کہ پر امن

جلسہ تھا یا کہیں پر یہ ہے کہ جوڈیشل مجسٹریٹ ہوتے ہیں یا دوسرا ہے آیا وہ غلطی پر ہیں تو ان کو آدمی کہہ سکتا ہے کہ جی آپ کو ایسا نہیں کرنا کرنا چاہیے جہاں تک پریس کا تعلق ہے ایسی چیز کو اچھالنا جو ہے میرے لحاظ سے مناسب نہیں ہے جی اس Privilage motion کو ہم بالکل سپورٹ کرینگے۔

جناب اسپیکر۔ جی جان محمد۔

جان محمد بلیدی۔ میں یہاں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں اخبار کا نام بلاوجہ لیا جا رہا ہے اب پورا اخبار جو بیان ہے آپ پڑھیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ کسی استحقاق کا اس سے مجروح ہوا ہے یہ ایک خبر ہے اور خبر یہ ہے کہ جب عدالت نے وارنٹس کیے ہیں تو وہ خبر۔ اگر عدالت نے وارنٹ نہیں کیے ہیں تو اس اخبار پر کچھ آپ کہہ سکتے ہیں اگر عدالت نے وارنٹ جاری کیے ہیں میرے وارنٹ کسی نے غلط جاری کیے ہیں یا صحیح وہ خبر تو ہے اس کو اخبار نے چھاپ دی اس میں کونسی ایسی بات ہے جو اخبار نے دی ہے اور وہ خبر کہیں غلط تو نہیں ہے اس سے انکار تو نہیں کیا جا سکتا ہاں یہ بات ضرور ہے کہ یہاں سیاسی رہنماؤں کے خلاف غلط جو ہے وہ ایف آئی آر درج کیے جا رہے ہیں ان کو گرفتار کیا جا رہا ہے ان کو پابند سلاسل کیا جا رہا ہے بات اگر مجموعی طور پر ہے تو بلوچستان میں یہ سلسلہ کب سے شروع ہے اگر ہمارے محترمین کے بھی اس میں نام آ گئے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

مولوی فیض محمد (وزیر لیبر)۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خبر دینا اور ملک کی حالات کو پیش کرنا یہ اخباری نمائندوں کے ذمہ داری تو ہے لیکن قرآن کریم کا یہ فیصلہ ہے کہ تحقیق کر کے اس کے بعد کسی خبر شائع کرا ب یہ جھگڑا نہیں ہے کہ عدالت نے ان کے خلاف کیوں وارنٹ گرفتاری جاری کیا ہے وہ مسئلہ نہیں ہے مسئلہ یہ ہے کہ دوسرے اخبار والوں نے جس انداز پر لیا ہے اس نے اس انداز پر نہیں دیا ہے اس نے دیا ہے کہ بھی ان کے اوپر مقدمہ ہے قتل کا اور ڈکیتی کا مسئلہ یہ ہے یعنی عدالت نے جو بات کی ہے وہ اپنی جگہ پر ہے مسئلہ اس وقت یہ ہے کہ اس اخبار والے نے جو انداز اپنا اختیار کیا ہے وہ غلط ہے اس کے متعلق آپ سوچیں کچکول علی صاحب نے جو باتیں کی وہ عدالت کے متعلق ان کا نہیں ہے یہاں جو تحریک پیش ہوئی ہے وہ اخبار کے متعلق ہے عدالت کے وارنٹ کے متعلق نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ OK مہربانی، جی حافظ صاحب۔

جان محمد بلیدی۔ سر جو آپ نے پڑھ لی اس میں ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ جان محمد صاحب، باقی اخباروں نے بھی یہ خبر دی ہے اس کے حوالے سے کیوں بات نہیں کر رہے ہیں، نہیں نہیں آپ مجھیں یہ میرے سامنے ہے، آپ میری بات سنیں مجھیں میری بات سنیں باقی اخبارات نے یہ خبر دی ہے یا نہیں، جی۔

جان محمد بلیدی۔ جناب یہ پوری خبر ہے اگر کوئی غلط خبر ہے تو الگ بات ہے۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت)۔ جناب اسپیکر بات یہ ہے کہ تحریک استحقاق جو انہوں پیش کی اس میں بنیادی حل اگر ہم نکالتے ہیں تو وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ان کے خلاف جو ایف آئی آر چاک کی گئی ہے اس ایف آئی آر کی کاپی وہ ڈی پی او ہو جو بھی ہے اس کو آپ بلا کر اپنے چیمبر میں یہ کہ انہوں نے اگر مجسٹریٹ نے فیصلہ کیا ہے تو جس نے Investigation کی ہے تفتیش کی ہے اس کی روشنی میں انہوں نے فیصلہ کیا ہے وہ مسئلہ نہیں ہے مسئلہ یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ بیان میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے استحقاق مجروح نہیں ہوتا ہے میرے خیال میں ہوتا ہے اخبار والوں سے آپ یہ پوچھیں کہ یہ کس نے دیا ہے آپ کو یہ بیان ان معزز ممبروں کے خلاف بلدیاتی انتخابات سے پہلے قلات کے قریب مولانا الٰہی بخش کے قتل اور قلات میں ہونے والی چوری ڈکیتی بدامنی اور نیشنل ہاوے، چوری ڈکیتی قتل بدامنی ابھی ان الفاظ کو آپ موازنہ کریں اس سے انسان کی استحقاق مجروح ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے میرے خیال میں اس کا حل اس طرح ہو سکتا ہے یہ جو مجسٹریٹ صاحب نے فیصلہ کیا ہے عدالت نے اس نے اپنے دانش کے مطابق فیصلہ کیا ہے جو چیز ان کے سامنے آیا ہے آپ ڈی پی او جو ان کے خلاف ایف آئی آر چاک کی گئی ہے جس نے ان کے خلاف استغاثہ کیا ہے یا ساری آپ منگوائیں اور جس اخبار کے پاس جس نے بیان دیا ہے وہ ریکارڈ بھی پھر یہ فیصلہ ہوگا۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی، میں بس رولنگ دیتا ہوں، جی۔

میر جان محمد جمالی۔ آپ تین اس سے علیحدہ کرلیں جوڈیشل مجسٹریٹ کی رولنگ ہے وہ غیر حاضری پر ہے وہ اس پر نہیں ہے وارنٹ ان کے غیر حاضری پر نہیں لیکن جو اخبار کی Caption ہے سارا عوام اخبار کا